ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

اسحاق وردگ کی شاعری میں رومانیت

Romanticism in the poetry Of Ishaq Wardag

Joweria
PhD Scholar Department of Urdu Islamia College University Peshawar
Ghazala Kishwer
Lecturer Department of Urdu Thal University Bhakkar
Zia Ur Rahman
Department of Urdu University of Swabi

Abstract:
Ishaq wardag is a dynamic and prolific writer of the 21st century. He has established himself as a great poet in the world of poetry and literature in a short span of time. In this article, Ishaq Wardag has been discussed as a romantic poet. Ishaq Wardag has taken refuge in the world of imagination, from the Mandan world of fret and fever, in his poetry. He is an example of poetical sensibilities and an exponent of aestheticism. His romanticism embraces nature on one hand and worships aestheticism on the other hand. He also establishes connection with the past. Through his aesthetic strength and sense, he has created a delicate and beautiful world. By visiting this aesthetically beautiful world, Ishaq Wardag forgets the furry and fret of this real world for some time.

Key Words:
Ishaq wardag, dynamic, prolific writer, Romanticism, Romantic poet, poetical sensibilities, aesthetically beautiful world,

اس مقالے کا موضوع "اسحاق وردگ کی شاعری میں رومانیت " ہے۔ پہلے حصے میں رومانیت کو زیر بحث لایا گیا ہے جب کہ دوسرے حصے میں اسحاق وردگ کی شاعری میں رومانوی عناصر کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ سب سے پہلے رومانیت پر مبنی کتب کی روشنی میں رومانیت کا مطالعہ کیا گیا۔ اس کے بعد اسحاق وردگ کی شاعری میں رومانیت اور اس کے پس پردہ محرکات کا جائزہ لے کر مثالیں پیش کی گئی ہیں۔

نظام ہستی کا بنظر غائر جائزہ لینے پر اس حقیقت کو ماننا پڑتا ہے کہ اس دار فانی میں سکون عنقا ہے۔ یہاں کسی بھی چیز کی مستقل حیثیت نہیں۔ ثبات اک تغیر کو ہے زمانے میں۔ جس طرح دنیا کے دیگر شعبہ جات میں تغیر و تبدل جاری وساری ہے اسی طرح ادبیات عالم بھی اسی تغیر کی زد میں ہے۔ تخلیق کاروں کے اذہان و قلوب میں آئے روز نت نئے افکار و خیالات پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ ان خیالات کے آگے بند باندھنا اور لب اظہار پر تالے لگانا کسی کے بس کی بات نہیں لیکن جب دنیاوی خدا ان افکار و خیالات پر پہرے بٹھانا چاہے تو تخلیق کار اس اعصاب شکن اور مسموم صورتحال میں اپنے لیے خود راستے تلاش کر لیتے ہیں۔

ادبیات عالم میں اسی صورتحال کو رومانیت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ پرجوش جذبات کا بے ساختہ اظہار، ادبی، معاشرتی اور سیاسی حدود و قیود کے خلاف علم بغاوت بلند کرنا اور عقل پر وجد کو ترجیح دینا دراصل رومانیت ہے۔ ڈاکٹر سید عبد اللہ رومانیت کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"رومانیت کا ایک ڈھیلا ڈھالا سا مطلب یہ ہے کہ یہ ایک ایسے اسلوب اظہار یا انداز احساس کا اظہار کرتی ہے
جس میں فکر کے مقابلے میں تخیل کی گرفت مضبوط ہو، رسم وروایت کی تقلید سے آزادی خیالات کو
سیلاب کی طرح جدھر ان کا رخ ہو آزادی سے بہنے دیا جائے".(1)

مندرجہ بالا سطور کی روشنی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ جب کسی تخلیق کار کے قلب و ذہن میں طوفان برپا ہو اور اس کے تخیلات کی لے زوردار لہروں کی طرح اس طرح آگے بڑھے کہ عقل کا دامن بے ساختہ ہاتھ سے چھوٹ جائے تو رومانیت ظہور پذیر ہوتی ہے۔ اسحاق وردگ قلم قبیلے کے اس کھیپ سے تعلق رکھتے ہیں جنھوں نے غزل کی جدید تر روایت میں اپنی انفرادیت پیدا کی اور اپنے جذبات و وجدان کو ہر دوسری شے پر ترجیح دے کر روایت سے انحراف کیا۔ اسحاق وردگ حقائق سے آنکھ چرا کر خوش آئند تخیلات کے بل بوتے پر خیالی اور جادوئی دنیا کی مصوری کرتے ہیں. انہوں نے درد انگیز جذبوں کو دلفریب نغموں کا روپ عطا کر کے اپنے رومانی مسلک کا بانگ دہل اظہار کیا۔ رومانیت سے زندگی کی رعنائی و رونق مربوط ہے۔ اسحاق وردگ نے رومان پرور طبیعت کے کارن اپنی شاعری میں حقیقی اور خالص جذبات کی عکاسی کی ہے۔ ان کی شاعری میں عشق و محبت کی سرمستی کا ذکر بکثرت ملتا ہے۔ حسن و عشق ان کا پسندیدہ مضمون ہے اسحاق وردگ عشق کو ایسا مکتب سمجھتے ہیں جس کے دروازے ہر آن ہر کسی کے لیے کھلے رہتے ہیں اور کسی بھی زمانے کے لوگ جوق در جوق اس مکتب سے سند لینے آتے ہیں۔

مکتب عشق سے سند لینے
لوگ آئیں گے ہر زمانے میں۔(2)

حسن اور عشق کس طرح لوح دل پر پھوار بن کر برستی ہے اور دل کے سرزمین کو تر و تازہ و شاداب کر کے ان کی تخلیقی صلاحیتوں کو جلا بخشتی ہے اس کا اندازہ اس شعر سے لگایا جا سکتا ہے۔

حسن مصرع اٹھانے آتا ہے۔
عشق سے شاعری بناتا ہوں۔(3)

عشق کا پیغام ان کی دل کے ورق ورق پر درج ہے۔بطور نمونہ ان کا یہ شعر ملاحظہ ہو۔

جب بھی کتاب دل کی تلاوت بہ شوق کی
پیغام عشق ہی تو ورق در ورق ملا۔(4)

عشق اسحاق وردگ کے ہاں ایک والہانہ جذبہ ہے، اسحاق وردگ عشق کو آسمانی اور آفاقی جذبہ سمجھتے ہیں جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

عشق وہ آسمانی مذہب ہے
جن کے حق میں رسول ہوتے ہیں۔(5)

اسحاق وردگ کے نزدیک عشاق عام افراد کی بہ نسبت خاص مرتبہ و مقام رکھتے ہیں، عشق حقیقی پر اظہار خیال کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

ہم اہل عشق حقیقی ہیں جان لو صاحب!
ہمارا وقت الگ ہے۔۔۔جدا زمانہ ہے۔(6)

اسحاق وردگ پاکیزہ عشق کے خواہاں ہیں، خالص اور پاکیزہ حقیقی عشق ہی دراصل سکون کا ذریعہ ہے۔بقول اسحاق وردگ۔

لے جام عشق پی کہ تجھے مل سکے سکون
تجھ میں ہوس اٹھا نہ دے ہلچل مرے مرید۔(7)

اسحاق وردگ حسن کے متلاشی ہیں، ان کی حسن آفرین نگاہیں جہاں پڑ جاتی ہیں حسن و لطافت کے جہان آباد کر ڈالتی ہیں انہوں نے شاعری میں حسن و عشق کی ایک لطیف اور مترنم فضا قائم کی ہے۔جب ان کا دل حبس و گھٹن سے تنگ آ جاتا ہے ایسے لمحات میں عشق کی پون کی خواہش کر کے درحقیقت رومان پرور ہونے کا ثبوت دیتے ہیں۔

حسن باہر دھمال ڈالے ہے
مجھ میں ہے عشق موجزن سائیں
موسم دل میں ہے گھٹن سائی
ہو عطا عشق کی پون سائیں۔(8)

اسی طرح ان کا یہ شعر ملاحظہ ہو۔

حسن کی اوقات مجھ پر کھل گئی
جان نہیں اب دیدہِ حیران میں۔(9)

اسحاق وردگ کی شاعری میں خالص رومانیت کے اوصاف بدرجہ اتم موجود ہیں، ان کا ذہن و قلب بنیادی طور پر رومانوی ہیں اس لیے خارج سے لاتعلق ہو کر خیالی دنیا آباد کرتے ہیں۔ان کو خارج کے برعکس داخل کی دنیا پسند ہے اسحاق وردگ کی شاعری ماضی کی طرف مراجعت کو ظاہر کرتی ہے۔

کاش ماضی دوبارہ بن جائے
زندگی تیرے کارخانے میں۔(10)

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

اسحاق وردگ کی رومانیت کا اہم عنصر ماضی ہے۔ انہوں نے غزلیات کے ذریعے ماضی کی حسین یادوں کو زندہ کرنے اور انہی یادوں کے سہارے زندہ رہنے کا فن سیکھا ہے۔ فراغت ملتے ہی اسحاق وردگ موجودہ زندگی کے مسائل اور تلخ حقائق سے آنکھیں چرا کر ماضی کی یادوں کی چادر تان کر تسکین حاصل کرتے ہیں۔

دل کو کتنا سکون ملتا ہے
یاد کے اک نگار خانے میں۔(11)

اسحاق وردگ نے اپنی غزل یادوں اور یادگاروں سے ترتیب دی ہے یہ یادیں ان کی رومان پسندی کا مظہر ہے۔

گ ئی ے وقت کی فلم چلتی ہے
شہر دل کے نگار خانوں میں۔(12)

تنہائی کے لمحات میں پرانی یادیں ان کے ذہن پر دستک دے کر تنہائی دور کرنے آجاتی ہیں۔

یاد کی طغیانیوں میں رتجگاں
مستقل دل کی مدد کرتا ہوا۔(13)

آج کل ڈیجیٹل دنیا کے باسی اپنے اقدار تہذیب وروایات اور رسوم ورواج سے کوسوں دور ہو گئے ہیں۔ اسحاق وردگ ماضی کی روایات، تہذیب اور قیمتی لمحات کی بازیافت چاہتے ہیں کیونکہ وہ اس حقیقت سے اگاہ ہیں کہ ماضی سے رشتہ استوار کرکے ہی مستقبل کی کامیابی یقینی ہے۔ عہد رفتہ اور مٹتی ہوئی تہذیب کا نوحہ ان کے ہاں موجود ہے۔

قدیم دور کے منظر ہیں جاوداں میرے دوست
جدید عہد کے موسم ہے رائیگاں میرے دوست۔(14)

اسی طرح اس شعر میں خیال کو ایک نئے انداز سے پیش کیا گیا ہے۔

گلیوں میں بھٹکتے ہوئے مانوس سے چہرے
مٹتی ہوئی تہذیب کے گھر ڈھونڈ رہے ہیں۔(15)

فطرت پسندی رومانیت کی ایک شاخ ہے کائنات کے نظاروں کو دیکھنا اور فطرت کی رنگینیوں کو محسوس کرنا اسحاق وردگ کا پسندیدہ مشغلہ رہا ہے۔ وہ دنیا کے شور اور ہنگاموں سے گھبرا کر مظاہر فطرت میں تسکین پاتے ہیں اس لیے تو فضائے شور سے بھاگ کر کمراٹ کی دلفریب وادیوں میں کھو کر فطرت سے ہم کلام ہونا چاہتے ہیں۔

فضائے شور سے نکلیں چلیں اب دیر کی سمت
جہاں کمراٹ کے خاموش منظر بولتے ہیں۔(16)

اسی طرح ان کا ایک اور شعر ملاحظہ ہو۔

وہ پرندے ہو کہ تارے کہ سمندر سائیں
ہم تو فطرت کو ہیں درگاہ سمجھنے والے۔(17)

عورت ان کے ہاں مظلوم مخلوق ہے۔ جو اپنے حق کے لیے آواز بھی نہیں اٹھا سکتی۔ اور ہمیشہ محرومیوں کا شکار رہی ہے۔

اسے احساس محرومی بہت ہے
مگر عورت نہیں کہتی زبان(18)

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.3, 2024

حوالہ جات

۱)سید عبداللہ،ڈاکٹر،مباحث، مجلس ترقی ادب لاہور، طبع اول1965ص

۲)اسحاق وردگ،شہر میں گاؤں کے پرندے،اعراف پرنٹرز،اردو بازار، محلہ جنگی پشاور، دسمبر۲۰۲۱،ص:۴۹

۳)ایضاً۔ص,۳۹

٤)اسحاق وردگ،شہر میں گاؤں کے پرندے،اعراف پرنٹرز،اردو بازار، محلہ جنگی پشاور، دسمبر۲۰۲۱،ص:١٤٤

۵)ایضاً،صرف:۱۳۸

٦)اسحاق وردگ،شہر میں گاؤں کے پرندے،اعراف پرنٹرز،اردو بازار، محلہ جنگی پشاور، دسمبر۲۰۲۱،ص:۱۱۷

۷)ایضاً،ص:۱۲۸

۸)اسحاق وردگ،شہر میں گاؤں کے پرندے،اعراف پرنٹرز،اردو بازار، محلہ جنگی پشاور، دسمبر۲۰۲۱،ص:۱۲۲

۹)ایضاً،ص:٤۹

۱۰)اسحاق وردگ،شہر میں گاؤں کے پرندے،اعراف پرنٹرز،اردو بازار، محلہ جنگی پشاور، دسمبر۲۰۲۱،ص:٤۷

۱۱)ایضاً،صرف:۹۷

۱۲)اسحاق وردگ،شہر میں گاؤں کے پرندے،اعراف پرنٹرز،اردو بازار، محلہ جنگی پشاور، دسمبر۲۰۲۱،ص:٤۲

۱۳)ایضاً،ص:۱۲۸

١٤)اسحاق وردگ،شہر میں گاؤں کے پرندے،اعراف پرنٹرز،اردو بازار، محلہ جنگی پشاور، دسمبر۲۰۲۱،ص:۹۱

۱۵)ایضاً،ص:۱۵۸

۱٦)اسحاق وردگ،شہر میں گاؤں کے پرندے،اعراف پرنٹرز،اردو بازار، محلہ جنگی پشاور، دسمبر۲۰۲۱،ص:۵۸

۱۷))ایضاً۔ص:۱۳۲

18))ایضاً۔ص:۱۳۲

References:

1)Saeed Abdullah,Doctor,Mabahas,Majlis Taraqi Adab Lahore,Tabai Awal1965,pg#
2)Ishaq Wardag,Shehar mai Gawon ki Parendi,Araf Printers,Urdu Bazar,Muhallah Jangi Peshawar,December 2021,pg#39
3)Ibid,
4)Ibid,pg#144
5)Ibid,pg#138
6)Ibid,pg#117
7)lbid.pg#128
8)lbid,pg#122
9)Ibid,pg#39
10)Ibid,pg#47
11)lbid,pg#97
12)Ibid,pg#42
13)lbid,pg#128
14)Ibid,pg#91
15)Ibid.pg#158
16) Ibid.pg#58
17)Ibid.pg#132
18). Ibid.pg#132